عمرہ کے لیے آنے والے کو پہلے مکۃ المکرمہ جانا چاہیے یا مدینۃ المنورہ؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

عمرہ کے لیے آنے والے شخص کو پہلے مکۃ المکرمہ جانا چاہیے یا مدینۃ المنورہ؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عمرہ کے لیے آتے ہوئے مدینہ شریف راستے میں آئے تو پھر پہلے مدینہ شریف حاضری دینا ہی افضل ہے، البتہ اگر مدینہ شریف راستہ میں نہیں آتا تو پھر عمرہ کرنے والے کو اختیار ہے، چاہے مدینہ شریف حاضری دے کر عمرہ کرنے جائے یا عمرہ کی ادائیگی کے بعد مدینہ شریف حاضری دے۔

نوٹ: عمرہ یا حج کے لیے جانے والے کو مدینہ پاک میں ضرور حاضری دینی چاہیے، کیونکہ عمرہ یا حج کے بعد مدینہ پاک حاضری نہ دینے کی احادیث مبارکہ میں مذمت بیان کی گئی ہے۔ نیز علمائے کرام نے مدینہ پاک کی حاضری کو قریب از واجب شمار فرمایا ہے۔

درمختار میں ہے "ويبدأ بالحج لو فرضا ويخير لو نفلا ما لم يمر به فيبدأ بزيارته لا محالة" ترجمہ: اگر حج فرض ہو تو حج سے ابتدا کرے اور اگر نفل ہو تو اسے اختیار ہے، جبکہ مدینہ شریف سے گزر نہ ہو (اور اگر مدینہ شریف سے گزر ہو تو) تو پھر یقیناً پہلے نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے۔

اس کے تحت رد المحتار اور حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار میں ہے (واللفظ للاول) "(قوله ويبدأ إلخ)۔۔۔ أنه إذا كان الحج فرضا فالأحسن للحاج أن يبدأ بالحج ثم يثني بالزيارة، وإن بدأ بالزيارة جاز۔۔۔ (قوله ما لم يمر به) أي بالقبر المكرم أي ببلده، فإن مر بالمدينة كأهل الشام بدأ بالزيارة لا محالة لأن تركها مع قربها يعد من القساوة و الشقاوة" ترجمہ: جب فرض حج ہو تو حج کرنے والے کے لیے بہتر ہے کہ حج سے شروع کرے، پھر دوبارہ مدینہ پاک کی زیارت کے لیے حاضر ہو اور اگر مدینہ پاک کی زیارت سے ابتدا کرے تو جائز ہے۔ اور مصنف کا قول کہ اگر قبر مکرم یعنی حضور علیہ السلام کے شہر سے گزر نہ ہو، پس اگر مدینہ سے گزر ہو، جیسا کہ شام والے تو ضروری طور پر مدینہ پاک سے ہی

ابتدا کریں، کیونکہ مدینہ شریف کے راستے میں ہونے کے باوجود اس کی زیارت کو ترک کرنا سخت دلی اور شقاوت سے شمار کیا گیا ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحج، جلد2، صفحہ 627، مطبوعہ: بیروت)

عمرہ یا حج کرنے والا پہلے مکہ شریف جائے یا مدینہ شریف، اس کے متعلق امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "علماء مختلف ہیں کہ پہلے حج کرے یا زیارت، لباب میں ہے: "حج نفل میں مختار ہے اور فرض ہو تو پہلے حج، مگر مدینہ طیبہ راہ میں آئے تو تقدیم زیارت لازم انتھی"۔ یعنی بے زیارت گزر جانا گستاخی، اور فقیر کو علامہ سبکی کا یہ ارشاد بہت بھایا پہلے حج کرے تاکہ پاک کی زیارت پاک ہو کر ملے۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ798، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مزید ایک مقام پر امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "علمائے کرام نے دونوں صورتیں لکھی ہیں چاہے پہلے سرکارِ اعظم میں حاضر ہو اُس کے بعد حج کرے یہ ایسا ہوگا جیسے صبح کے فرضوں سے سنتیں مقدم ہیں اور حاضری بارگاہِ مقدس اس کے لیے قبول حج کا سامان فرمادے گی ان شاء اللہ الکریم ثم رسولہ الرؤف الرحیم علیہ وعلیٰ آلہ اکرم الصّلوٰۃ والتسلیم، اور چاہے توحج کے بعد حاضر ہو یہ ایسا ہوگا جیسے مغرب کے فرضوں کے بعد سنّتیں۔ حج اگر مبرور ہے اُسے گناہوں سے پاک کرکے اس قابل کردے گا کہ زیارت قبرِ انور کرے۔۔۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ مکہ معظمہ کو جاتے میں مدینہ طیبہ راستہ میں نہ پڑے اور اگر ایسا ہے جیسا شام سے آنے والوں کے لیے تو پہلے حاضری دربارِ انور ضروری ہے، خلافِ ادب ہے کہ بے حاضر ہوئے حج کو چلا جائے۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ673، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مدینہ شریف حاضری نہ دینے کے متعلق نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی" ترجمہ: جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بیشک اس نے مجھ سے جفا کی۔ (کنز العمال، جلد5، صفحہ135، حدیث: 12369، مؤسسۃ الرسالۃ)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کا حکم بیان کرتے ہوئے امام اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "زیارت سراپا طہارت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقطع والیقین باجماع مسلمین افضل قربات واعظمِ حسنات سے ہے، جس کی فضیلت وخوبی کا انکار نہ کرے گا مگر گمراہ بددین یا کوئی سخت جاہل، سفیہ غافل، سخرہ شیاطین والعیاذ باللہ رب العالمین۔ اس قدر پر تو اجماعِ قطعی قائم۔۔۔ **ہماری کتبِ مذہب میں مناسک فارسی وطرابلسی وکرمانی واختیار شرح مختار وفتاویٰ ظہیریہ وفتح القدیر وخزانۃ المفتین ومنسک متوسط ومسلک متقسط ومنح**

الغفار و مراقی الفلاح و حاشیہ طحطاویہ علی المراقی و مجمع الانہر و سنن الہدیٰ و عالمگیری وغیرہ میں اس کے قریب واجب ہونے کی تصریح کی بلکہ خود صاحبِ مذہب سیدنا امام اعظم سے اس پر نص منقول، جذب القلوب میں ہے: زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات و اوکد مستحبات است قریب بہ درجہ واجبات۔ زیارتِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل مندوبات و اعلیٰ مستحبات سے ہے درجہ واجبات کے قریب۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ718، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فرحان افضل عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4396

تاریخ اجراء: 11جمادی الاولیٰ1447ھ/03نومبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net